سابق افغان صدر پروفیسر برہان الدین ربانی کا قتل

گزشتہ دنوں کابل میں سابق افغان صدر امریکی سفارت خانے کے سائے میں ایک بم دھماکہ میں قتل ہو گئے۔ جناب ربانی صاحب افغانستان میں روس کے خلاف کئے گئے جہاد کے وقت ایک قابل شہرت سیاسی و جہادی رہنما تھے۔ جہاد کے دوران یہاں پشاور میں برسوں مقیم رہے اور ایک طویل عرصہ جدوجہد کر کے پاکستان کے تعاون سے تخت کابل پر بلا آخر براجمان ہوئے۔ جہاد کے وقت ہی سے گلبدین حکمت یار صاحب کی آپ سے ہر محاذ پر چپقلش جاری رہی اور بعد میں دونوں گروپوں کی باہمی جنگ و جدل میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ اور ہزاروں لاکھوں افراد دونوں گروپوں کی لڑائی میں بے مقصد مارے گئے۔ اور کہنے والے یہاں تک کہہ گئے کہ روس نے افغانستان اور خصوصاً کابل شہر کو اتنا نقصان نہیں پہنچایا تھا جتنا ان دونوں متحارب گروپوں نے باہمی جنگ و بمباری سے اس کو نقصان پہنچایا۔ جناب ربانی صاحب ایک متواضع، کم گو مگر زیرک اور موقع شناس سیاستدان تھے۔ ہر قسم کے بدلتے حالات میں آپ حالات کے مطابق اپنے نظریات افکار اور خیالات کو تبدیل کر لیتے۔ تحریک طالبان افغانستان نے آپ سمیت تمام جہادی رہنماؤں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تھا کہ روس کے خلاف جہاد کے ثمرات افغان لیڈر باہمی جنگ اور کرپٹ طرز حکمرانی کے باعث ضائع کر رہے ہیں، اسی لئے ربانی صاحب بھی طالبان تحریک کے خلاف ہراول دستہ کے طور پر مرتے دم تک لڑتے رہے اور طالبان کی عداوت میں افغانستان میں امریکہ اور نیٹو کا نہ صرف خیر مقدم کیا بلکہ استعمار کی قائم کردہ کٹھ پتلی حکومت کے انتظام و انصرام میں بھی بھرپور صلاحیتیں صرف کیں۔ طالبان کے خلاف دس سالہ ہولناک بے مقصد جنگ سے عاجز آ کر امریکہ اور کرزئی نے مذاکرات اور امن کی بحالی کے لئے ایک افغان امن جرگہ قائم کیا۔ جس کے سربراہ جناب برہان الدین ربانی کو بنایا گیا۔ لیکن طالبان نے پہلے دن ہی سے جناب ربانی صاحب کو ماننے اور اس کے ساتھ مذاکرات کرنے کو ٹھکرا دیا کہ ہمارا اصل فریق تو ربانی صاحب ہیں۔ وہ کیسے صلح اور امن کے علمبردار اور دعویدار بن سکتے ہیں؟ بہرحال ربانی صاحب صلح کی کوششوں کے سلسلوں میں پاکستان بھی ایک دوبار تشریف لائے اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب سے خصوصی طور پر طالبان سے مذاکرات کے سلسلے میں تعاون کرنے کی اپیل کرتے رہے۔ جناب ربانی صاحب جہاد افغانستان کے وقت سے ہی حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے خصوصی علاقہ رکھتے تھے اور یہاں اکوڑہ درجنوں بار دارالعلوم اور ہمارے غریب خانے پر تشریف لاتے رہے۔ لیکن بعد میں امریکہ کے حامی بننے کے بعد باہمی تعلقات کا خاتمہ ہو گیا۔ اور ابھی حال ہی میں تہران میں ۱۷۔۱۸ ستمبر ۲۰۱۱ء کو منعقدہ کانفرنس میں مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سے دوبارہ امن کی کوششوں کے لئے کردار ادا کرنے کیلئے کہتے رہے اور وفات سے چند گھنٹے قبل تہران میں ۱۹ر ستمبر کی شام کو مولانا سے طویل ملاقات کی، دونوں رات کو تہران سے اپنے اپنے وطن روانہ ہوئے۔ مولانا مدظلہ ۲۰ر ستمبر کی صبح پشاور اور پروفیسر ربانی صاحب دوپہر کو کابل پہنچے اور تھوڑی دیر بعد سانحہ